

00333





# عجالت

مجموعہ اول

## رسالہ متعہ

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے زبان فارسی میں ایک سال  
مدت پر بحث متعہ تحریر فرمایا تھا۔ چونکہ ہندوستان کے  
فارسی زبان کاروں کی احتیاجات اسے اور ہر شخص سہولت کے  
لیئے ہی چاہتا ہے کہ اس کی مادی زبان میں کتب دینیات  
کی شاعت ہو اس لئے جناب مولوی سید محمد جعفر صاحب  
مجلسی جانشین علامہ نے اس رسالہ کا سلیس زبان اردو میں  
ترجمہ فرما کر قومی ضرورت کو پورا فرمایا۔ فخر اہم اللہ خیر البزرا

در مطبع اشاعتی علی بن عبد اللہ

## دربار حسین

مداحان اہلبیت اور شاخون شہید کر بلا کی  
مفصل سوانحری اور ان کے کلام میں بہترین  
انتخاب ایک ایک سرگزشت الارامیہ کی صفحہ  
میں ترج ہے مصنفہ عالیجناب مولوی سید  
افضل حسین صاحب ثابث رضوی لکھنوی  
ذیل ریاست کوثر۔ قیمت ۲۰۰

## لعینین فی سیرۃ علی بن الحسین

سید اساجدین امام زین العابدین علیہ السلام  
کی مفصل سوانحری جو چکے مصنف عالیجناب  
قدوة العلماء مولوی سید ظہیر حسن صاحب  
تہذیب موسوی ہیں۔ یہ سوانحری دیکھنے والے  
اور حنفیان بنائیکے قابل ہے اگر کوئی شخص  
ثابت کر دے کہ اس کے بہتر سوانحری حضرت  
کے حالات میں آنجناب رد زبان میں کوئی اور  
دوسری موجود ہے تو اسکو کافی توبہ و انعام  
دیا جائیگا قیمت صرف ۱۰۰ صفحات ۸۰ صفحہ

## شمس نظام فی احوال صاحب العصر

حجتہ زما امام عصریؑ بارہویں امام کی  
سوانحری حال ہی میں چھپکر باقیوں  
ماتہ ہدیہ پوری ہے جو شخص ایک دفعہ خرید  
لیتا ہے وہ اپنے دوست احباب اسکی  
خریداری کی سفارش کرتا ہے۔ صفحات  
۲۵۰ قیمت رعایتی ۱۰۰

## سیرۃ الفاطمہ

بضعة النبی۔ رسول اکرم کی پیاری کونو  
اور مطلوبہ دختر کی مقدس سوانحری  
جو دنیا بھر کی عورتوں کے لیے خواہ  
وہ اسلام سے تعلق رکھتی ہوں یا غیر  
اسلام سے ایک حیرت انگیز دستور اہل  
اور زندگانی دنیا بسر کرنے کے لیے  
ایک مکمل ضابطہ ہے جو عورات و اخلاق اور  
صحت کی مکمل تصویر بننا چاہیں وہ  
اسکا مطالعہ کریں۔ قیمت صرف ۱۰۰

چلنے کا پتہ: مینجر مطبع آنا عشری دہلی

سعی ناحق سے ہوگا حاصل کیا

حق کے آگے فسردہ باطل کیا

# عجائبِ حشر

## رسالہ

ترجمہ

مؤلفہ

فاضل جلیل عالم نیل جناب الخوند مولانا محمد باقر مجلسی اصفہانی و امیر شہداء اشراف

ترجمہ

الراجی الی رحمۃ القوی سید محمد جعفر نقی جاسی یر اللہ العزیز

دور مطبع ایشیا عیسوی دہلی مطبع شد



صورة مالتبه و افاد و زبده و اجاد موقتاً علی هذه الرساله اعلم العلماء  
المتبحرين حجة الله في العالمين فقيه آل طه و ليس سند المجتهدين عليين  
مكان المجمع للراجح و الا لشأ ما هـ المجتعة و الجماعه في قصبة الجاشس حضرت مولانا  
جناب المولوي السيد علي حسن محمد العصفري اعلى الله مقامه زادني فراديس الجنان اكرامه

### بسم الله الرحمن الرحيم

يعماله سنة ترتيبه رساله متعده به جوانوات فاي برتاب المخطوط عند الله و الحجة من علي خلقه من  
غير اشتبا و عليه الا و ابر و الاصاغر انواع مكالم الدين المفاخر مولانا وادينا جناب الخوند نا محمد زفر  
اطاب الله توبته و اعلى رتبته سے ہر محبت جاس ابن اليرين و انتمکافي مودة آل طه و ليس  
الذي هو لاجباً مفتخر السيد محمد جعفر بن ابراهيم المغفور المحلى الكل زين السيد محبتی احسين  
عطاه و جنة الشاتين نے زبان ہندی میں تحریر کیا حقیر نے من اولہا الى آخرہ  
اصل نسخہ سے کہ زبان فارسی میں مطبوعہ ہو مقابلاً کیا و در صحیح پایا الا نازع عند البصر  
و حسر عنہ انظر اہزل الله لترجمہ الاجرو اعطا - ما یتمائہ فی الدنیا و یوم الحشر

کتبہ ابوالفی الفانی السید علی حسن بن اعلم العالم

السید علی حسن بن زعماء الله دار المقام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

یا حبیبِ یَا عالمِ حضرتِ مولیٰ اکرمِ علیہ السلام۔ بلکہ کے بعد ملائی۔ نیا میں مہنگا مہنگا رسیاں  
 ہوئی ہیں وہ تاریخ میں مہنگا ہوں سے پوشیدہ نہیں رہا یا اکی تفصیل سے باب کی تکمیل  
 حاصل ہو قطع نظر کیا جاتی ہے

کسی کی بے رخی کا ہم زبان کیوں کریں شکوہ  
 کریں گے فیصلہ خود رنگ محفل دیکھنے والے

میں اس وقت صرف ایک مختصر سے لقب کی جانب ناظرین کو توجہ دلاتا ہوں جسے مخالفین نے  
 محض بوجہ تعصب ایک ایسے شخص سے منسوب کیا ہے جس میں نہ اس کی قابلیت تھی نہ اہمیت نہ  
 صلاحیت اور جس کی ذات اس صفت سے متصف ہونا کیا معنی بلکہ قطعاً معرّض تھی۔ یقیناً  
 آپ کو معلوم ہو گا کہ جناب امیر کے القاب لاتعداد ہیں سے فاروق اعظم بھی ایک لقب ہے  
 جو محتاجِ شرح نہیں لیکن اللہ سے انقلاب حقیقت پر ایسے پردے ڈال دے گا کہ اس  
 خطاب کی بھی قلبِ اہمیت ہو گئی اور اس کے مخاطب صحیح و طبعاً حضرت عمر بن الخطاب  
 رضی اللہ عنہ قرار پائے۔ اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوكِهِمْ، منہ خلافت یا تحت حکومت  
 پر جلوہ گر ہوتے ہی دنیا بھر کے اوصاف آپ کی ذات ستودہ صفات میں جمع کر دے  
 گئے۔ مجالِ دم زدن کسے تھی، مگر

ہام سے کام نہ لیا نہیں بے جوہر حاصل  
 تل سے مارض کے نہ ہرگز بھی بوجہ بھلا

منصف مزاج اربابِ نظر دیکھیں اور سچ سچ بتائیں کہ فی حقیقت اس خطاب کے لائق  
 کون ہے؟ آیا خدا کا خدا نہ نہ مصطفیٰ کا دادا، استاد و جلیل مروج جلیل



خیر الرجال، خبر البریہ سابقہ، الاسلام! دی الاہام، اچھی کلا و نظام، حامل سورہ برأت  
 قاری غزوات، شب بھرفش، سول پر سونے والا حسبہ اللہ پیغمبر رحمت پر قرآن پڑھنے والا  
 اور نبی کا اطاعت گزار و فاشعار، امیر المؤمنین، امام المقتدین، قاطع خیبر، نفس پیمبر، اسد اللہ  
 الغالب حضرت علی ابن ابی طالب جسے حق تھا کیسے کیسے کار نمایاں کئے، پیکر اسلام میں روح  
 چھونکدی، قالب ایمان میں جان والدی، احقاق حق اور باطل باطل کے لئے کیسی کیسی  
 سختیاں جھیلیں، کیا کیا مصیبتیں اٹھائیں، کفر سرشت زمینوں میں اسلامی جھنڈے  
 کاٹ دئے، جہاں ناقوس کی صدائیں گونجتی تھیں وہاں تکبیر کے نعرے بلند کئے، مشرکوں  
 کے سر خدائے واحد کی درگاہ میں جھکا دئے، لحد لحد کو بجا دینا دیا، بستر رسول آئین  
 خدا پرستی سکھا دیا، نقطہ دائرہ قرار سے فلک کرنا کیا معنی کبھی ایک قدم بھی پیچھے نہیں ہٹے، اور اللہ  
 وہ جان توڑ کوششیں کیں کہ ایک ضربت کا پامید و فحان کی عبادت سے بڑھ گیا۔ انسان  
 تو انسان آپ نے جہوں سے مقابلہ اور بیٹوں سے مجاہد کیا، اصحاب کہف نے آپ ہی کے  
 سلام کا جواب دیا، اسی فخر سلمان نے بساط سلیمان کا تماشا دکھایا، آپ ہی کے گھر میں ستارہ  
 برہمہ آسمان سے اُترا، آپ ہی کے لئے مکر آفتاب کو رجعت ہوئی، آپ نے گہوارے میں  
 اتر کر دو کیا، آپ کی ذات باریکات سے شمار و معجزوں کا ظہور ہوا، آپ ہی کی تعریف میں  
 جناب رسالت آپ کی زبان وحی ترجمان اس طرح گویا ہوئی کہ اگر تمام اشجار بس نزہ قلم  
 ہوں، تمام دریا روشنائی بن جائیں، تمام انسان تاقیامت لکھیں اور تمام جن حساب  
 کریں تو بھی مسائل علی ابن ابی طالب کا اوصاف نہیں ہو سکتا، قرآن مجید تیرہ سو برس سے  
 آج تک دنیا کو اپنی سخاوت، اطاعت، شجاعت، جلال، عبادت اور ولایت کے افسانے  
 سناتا ہے اور تاقیامت سناتا رہے گا، یہ نفس نفیس ایسے ایسے مہتمم بالشان معرکہ کرکے  
 اگر خود پروردگار عالم نے مہابہات کی حضرت سرور کائنات اپنے قوت بازو پر بار بار اہل  
 لبائے امور با فوق العادت کے مشاہدہ سے ملک العرش عالم بخود ہی میں لا فتا کا علی

کے نعرے بلند کرنے لگے۔

یا اسکی برعکس حضرت عمرؓ جو عرصہ غیبر میں کس شان سے نشان دین کے حامل رہی کیسے  
نیسے بہادروں سے جنگ کی، کتنے رعب دار چہروں اور قوی ہیکل شکلوں کو دیکھ کر  
مستقل مزاج رہی۔ کہاں کہاں رسول کی جاں نثاری کا فخر حاصل کیا، برائے نام سلمان  
ہونے کے بعد سے آخری لمحہ زندگی تک حضرت رب العزت اور شاد رسالت کے احکام کی  
کس قدر پابندی کی، اچھائے سنت رسول میں کتنا حصہ لیا، آنحضرت کی آخری اور  
آخری وصیت پر کس طرح اور کس رنگ سے عمل پیرا ہوئے، اہل بیت نبوی خصوصاً جاب  
علی مرتضیٰ اور حضرت فاطمہؓ زہراؓ سے کیا کیا سلوک کئے۔

بادار مصر میں چل یوسف کلاما ناکر

کھوٹے کھرے کا پردہ کھلجائیگا چلن میں

یہ اشارات و کنایات ایسے ہیں کہ اگر صاحبانِ ادراک ذرا خوب فرمائیں گے تو اسلام اور  
مظلوم اسلام پر جتنے شائد گذرے ہیں وہ سب عالم خیال میں آکر پیش نظر ہو جائیں گے  
نیز یہ بھی معلوم ہو جائیگا کہ فاضل کون ہے اور مفتضول کون ہے۔

ہمارے خیال میں کوئی بڑے سے بڑا لقب اور کیسا ہی اعلیٰ سے اعلیٰ خطاب کیوں  
نہو مگر جب تک اُس کا مخاطب اُس کی قابلیت و اہلیت نہ رکھتے وہ بجائے مستحق  
ہونے کے مذموم معلوم ہوگا جس کی ذات میں صفات جمیلہ موجود ہوں وہ القاب

جلیلہ کا ہرگز محتاج نہیں، اگر کسی نااہل کے لئے کچھ لقب گریہ لئے گئے تو وہ مدت  
بجائے خودنی الحقیقت ذمہ صریح بلکہ جو بیچ ہے اگر کسی جاہل کو عالم کہیں تو یقیناً  
جاہل کی اور زیادہ تضحیک ہوگی کیونکہ زمانہ اس کا اسی نظر سے دیکھیگا جیسا کہ وہ ہو

برخلاف اسکے اگر کسی عالم کو جاہل کہہ دیا جائے تو عالم کی عالمانہ شان میں بے ہرگز کسی طرح  
کا نقص نہیں آسکتا۔ بلکہ اہل فکر کی نگاہوں میں عالم کو جاہل کہنے والے ہی

قوت العقل اور ماؤف الدماغ معلوم ہونگے۔ چنانچہ فاروق اعظم کا شاندار وضعی لقب نیز خواہوں کی ایڈی چوٹی کا زور لگانے پر مشائر الیہ کے نام نامی اور سی کے اہم گرامی سے کسی طرت چرپاں نہیں ہوتا۔

دیکھئے! بنا جو دوستی۔ نام کے ساتھ زبان سے بے اختیار فیاض و ثنائی خاتم کل ہی جاتا ہے اور یہ الفاظ اس کریم النفس پر صادق اگر اچھے بھی معلوم ہوتی ہیں۔ یہ اہل بصیرت دیکھیں اور نکاہوں کو ذرا کوئی تعصب سے پاک کر کے دیکھیں ہم خاں ساز فاروق اعظم کا وہ کار نمایاں دکھاتے ہیں جو اسلامی دنیا میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔

خلیفہ صاحب کو جو ایک دن چھ جدت کی سو بھی تو بے سمجھے بوجھے مستعد ایسے متحسن فعل کے متعلق ذرا انتہائی جاری کر بیٹھے، کسکو مجال دم زدن تھی اور کون یہ کہنے کی جرأت کرنا کہ بات ایسی تو ہونا صبح جسے دنیا مانے

ہی۔ اسب کی نگاہوں میں برا ہو جانا

حیف صد حیف کہ مخلوق خدا کو ایسے جاوہ ثواب سے محروم کر دیا اور اس گمراہ کرنے کا مظالم ہمیشہ کے لئے اپنے سر لیا۔

کیوں مضرت!

خدا کے سامنے انکو بھلائیوں کی چھپاؤ گے

یہ قطرے خون کے دیرِ امان چوتے جاتی ہیں

اسی ایک واقعہ سے خدائے تعالیٰ کی نافرمانی۔ رسولِ برحق کی مخالفت، تعصب و جہالت کی انتہا، باطل پرستی کی شان سب کچھ ظاہر ہے۔

اس مخالفت سے ایک ایسا انقلاب عظیم پیدا ہو گیا کہ سوام تو عوام خاص کی نظروں میں بھی متو کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا، نہ اس کے فضائل کثیرہ سے کسی کو آگاہی



# بسم اللہ الرحمن الرحیم

## عجالت حسنہ ترجمہ سالہ

خطبہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ کا ترجمہ

جمعہ عادت ہو اس خدا کیلئے جسے ملتے اور جمع کیا اقسام بخشش و احسان و عروسی انسان کو  
اور اولیٰ کو اپنی عبادات و امور و فرائض قبول کرنے کی وجہ سے نجات و نجات کی طرف پہنچا دیا  
جسے حالتِ معصیت کے سبب تنگی و شدت و عساکر سے انسان کی گلو خلاصی فرمائی۔  
و رد کا لہ سلام تم جناب محمد مصطفیٰ پر جو تمام درویشوں سے شریف تر دین پر مسعود ہو اور  
اس مضبوطی آل اہل بیت پر جس کی محبت سے امت کے گناہگار عذاب و دوزخ سے آزاد کر دینے  
کئے خامس کردار رسولِ نبوتؐ اور خلیفہ خدا پر

### ترجمہ و سیاق

خدا نے غنی کی رحمت کا نتائج عبادت و غرض کرتا ہو کہ وہ معصیتوں سے ہمیں نیشاں ثواب اور جسکی  
بڑی فضیلت ہو اگر علما، مخالفین، بوجہ ظلم و طغیان باوجود اولہ و برہان جس کے منکر رہے  
اور ان کے کام تابعین بھی حقیقت حال سے ناواقف نہ ہونے کے سبب ان کے ہمال ہو کر تھ  
سے رغبت نہیں کرتے تھے اور بعض شیعوں بھی ثواب و سوائے محروم و تہو اور کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے  
تھے کہ معصیت کے فوائد زبانِ عربی میں مذکور تھے لہذا خاکسار ذرہ بمقدار کی خاطر فاتر نہ رہا  
جاگزین ہو کہ باوجود قلب بضاعہ و عظم استطاعت اپنی بعض آیات و احادیث اور اقوال  
مجتہدین کو جو اس بلجہ میں ہیں کہ معصیت کی سنت ہو کہ ہے لیکن اہل خلاف از روی ظلم و

عناد اسے منع کرتے ہیں جس جمع کر عل اولد بالہفتاسی میں لکھوں شماریہ کہ موافق و مخالف اس طوف اغب ہو کر ثواب سے بہرہ مند ہوں، ناظرین بابصیرت امید ہے کہ اس سالہ میں جو ۳۳۰ وخطا انکی نظر شریف میں معلوم ہو اگر وہ قابل اصلاح ہو تو قلم لطف و احسان اسکی اصلاح فرما دیں والا دہن عفو و غفران سے چھپاویں۔

یہ رسالہ ایک مقدمہ و دو عقد اور خاتمہ پر مرتب کیا گیا ہے۔

مُقتل مہ بہ متعہ کے سنت و کدہ ہونے اور مخالفوں کے ظلم و عناد کی منع کرنے کا بیان جاننا چاہئے کہ متعہ کے متعلق آیہ کریمہ نازل ہو چکی اور انبیاء و مرسلین کے سردار حضرت احمد مختار کی احادیث صحیحہ وارد ہوئی ہیں چنانچہ بخیر ائمہ بیان اس حدیث کا ترجمہ نقل کیا جاتا ہے جو حضرت سلمان فارسی ابن اسود کندی اور عمار یا سررضی اللہ عنہما کی روایت کی گئی ہے۔

راویان حدیث کہتے ہیں: ہر لوگ ایک دن خدمت با سعادت سرور صفیاء محمد مصطفیٰ میں حاضر تھے کہ اکاہ آپ خطرے ہو کر ایک خطبہ ارشاد فرماتے لگے اور فرمایا کہ حمد و ثنا جناب رب العزت کیلئے مخصوص ہے پھر اپنا ذکر فرما کر اپنے اوپر درود بھیجا پھر اپنا روضہ مبارک ہماری طرف پھیرا اور بیان کیا: اے مکرورہ مردم! تحقیق کہ پروردگار عالم کی طرف سے میرے بھائی جبریل آیہ متعہ کا تحفہ لیکر مجھ پر نازل ہوا اور وہ آیہ مبارکہ یہ ہے: فما استمتعتم به منهن فأنجو منهن فرایضۃ ولا جناح علیکم فیما تراضیتہ بہ من بعد الفرایضۃ ان اللہ کانت علیما حکیمًا پس جن عورتوں سے تم نے متعہ کیا ہو تو جو عمر معین کیا ہے انہیں دید و اور عمر کے مقرر ہونے کے بعد اگر آپس میں کم و بیش پر راضی ہو جاؤ تو اس میں تم پہ کچھ گناہ نہیں ہے بیشک خدا ہر چیز سے واقف اور مصلحتیں کا جاننے والا ہے:

خدائے برحق نے ایسی نعمت کو ہمیں سرفرا کیا جو پیغمبر ہی اسبق میں کسی کو بھی نہیں بخشی گئی، میں تم کو متعہ کرنے کا حکم دیتا ہوں تاکہ میرے بعد اور میرے زمانہ میں یہ میری سنت رہے جو میرے کھنہ پر مل کر لگنا اور اسے رواج دینا وہ مجھ سے ہے۔ چنے حکم متعہ میں اختلاف

اس نے حکم خدا کی مخالفت کی، جس نے لوگ اس مجلس میں حاضر ہیں وہ آگاہ ہو جائیں کہ جو شخص مجھ کے عداوت رکھنے کی وجہ سے اس کی تکذیب یا اسے معطل اور برطرف کرے میں اس وقت حضرت رب العزت کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ وہ شخص اہل جہنم سے ہے۔ یہ احکام مستعین جوسیری مخالفت کرے اس پر خدا کی لعنت ہے جو متعہ کرنے سے منکر ہوا۔ اس نے مجھے مخالفت کی جس نے میری مخالفت کی وہ خدائے تم کا مخالف ہوا جسے خدا تعالیٰ سے مخالفت کی وہ اہل دوزخ سے ہے۔

واضح ہو کہ غمخس کیا حق تعالیٰ نے متعہ کرنا میری اور میری امت کیلئے اس شرف کی وجہ سے جو دوسروں کے مقابلہ میں مجھ کو حاصل ہے اور حرم اس سے یہ ظاہر ہوا کہ جس طرح تمامی مخلوقات پر انحضرت کو فضیلت ہے اسی طرح متعہ ذکر نیوالو پر متعہ کر نیوالوں کو فضیلت ہے (۱۲)

عبداللہ وعباس و سدی و سعید بن جبیر اور ایک جماعت تابعین سے مفسرین روایت کرتے ہیں کہ آیہ مذکورہ میں استمتاع سے نکاح متعہ مراد ہے،

شاذ قرأت میں عبداللہ عباس و عبداللہ ابن مسعود اور ابن ابی کعب وغیرہ سے آیہ مبارکہ متعہ اس طرح منقول ہے فما استمتعوا به منهن فأتوا جو رہن فریضۃ (عورتوں سے متعہ کرو اور ان کی واجب یافتنی اجرتیں انھیں دیدو) باب متعہ میں بھی آیت نص ہے کیونکہ مدت معینہ ہوا عقد متعہ کے اور کسی عقد میں نہیں ہے۔

ایک شخص نے عبداللہ بن عباس سے متعہ کا حکم دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کیا تو نے سورۃ نسائیں فما استمتعتم به منهن الی اجل مسمی (استمتاع کرو و تم ان سے مدت معینہ تک) نہیں پڑھا؟ اس نے کہا کہ میں نے الی اجل مسمیٰ تو نہیں پڑھا عبداللہ نے جواب دیا کہ یہ آیت شریف تو حق تعالیٰ نے یونہی نازل فرمائی ہے۔

صحیح ترمذی میں مذکور ہے کہ ایک باشندہ ملک شام نے عبداللہ بن عمر سے پوچھا کہ عورتوں سے متعہ کرنے کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ عبداللہ نے جواب دیا کہ متعہ ناجائز ہے۔

تب اُس شامی نے کہا کہ تمہارا پاپ نے تو منع کیا ہے۔ عبد اللہ نے جواب دیا جبکہ خود پیغمبر خدا نے منع کرنے کا حکم دیا ہے تو میں اپنے ہاپکے منع کرنے سے سنت رسول کو ترک نہ کروں گا۔  
احمد بن حنبل نے اپنی کتاب مسند میں عمرو بن حصین کی روایت کی ہے کہ متعہ نسا کا حکم کتاب خدا میں نازل ہوا تھا اور ہم اسے جانتے ہیں بلکہ آنحضرت کے زمانہ میں ہر متعہ کرتے بھی تھے اور جناب رسالت پناہ کے دنیا سے رحلت فرماتے تک اسکی حرمت میں کوئی آیت نازل نہیں ہوئی۔

ثعلبی اپنی تفسیر میں شعبہ سے شعبہ نے حکم بن عتبہ سے روایت کی ہے :- حکم بن عتبہ نے ابن عباس سے پوچھا کہ آیہ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ کیا منسوخ ہو گیا ہے آپ نے فرمایا انہیں اور بیان کیا کہ میں نے جناب امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر متعہ کرنے کیلئے عمر کی ممانعت نہ ہوتی تو سواشتی کے اور کوئی زنا نہ کرتا (مترجم) اس حدیث شریف سے مستفاد ہوا کہ خون شہداء تمام برگردن اوست، یعنی زانیوں کی زنا کا جو کچھ ثواب ہے وہ سب روح پر فوج حضرت عمر کی جانب راجع ہے۔

جمع بین الصحیحین میں جابر بن عبد اللہ انصاری سے منقول ہے کہ ہم آنحضرت کے زمانہ میں نیز آپ کے بعد اسوقت تک متعہ کرتے تھے جب تک کہ عمر نے یہ اعلان یہ نہیں کیا :-  
”خدا نے جو کچھ چاہا حلال کیا اور یقیناً اس کے متعلق قرآن مجید نازل ہوا تم لوگ حج اور عمرہ تو حکم خدا کے مطابق بجالاؤ مگر حج تمتع اور نکاح متعہ کو ترک کرو کیونکہ اب جو شخص متعہ کرے گا میں اُسکے ساتھ سختی سے پیش آؤں گا۔“

چمل حدیث ابن حجر میں محمد بن حبیب نسیری سے مذکور ہے کہ حج تمتع اور متعہ نسا زمانہ جناب رسول خدا اور حضرت ابوبکر کے عہد خلافت میں نیز اس وقت تک حلال اور رائج تھا جب تک کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر صاحب رائے بنکر جو کچھ کہ چاہا حکم نہیں دیدیا (مترجم)۔ اس سلسلہ بیان میں حضرت عمر کا نام نامی اگرچہ مذکور نہیں ہے لیکن



سوان کے اور کسے ایسی جرأت ہو سکتی ہے، مولوی فرمان علی صاحب ترجمہ کلام اللہ میں  
 آیہ متعہ کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبد اللہ سے منقول ہے کہ یہ لوگ  
 جناب رسالت آب کے زمانہ میں اور حضرت ابو بکر کی پوری خلافت میں اور حضرت عمر کے  
 نصف زمانہ خلافت تک برابر متعہ کرتے تھے مگر حضرت عمر نے اپنی خلافت کے نصف زمانہ  
 کے بعد متعہ کی ممانعت کا حکم جاری کیا اور وہ بھی ان الفاظ سے ”و متعہ و متعۃ الحج و  
 متعۃ النساء“ رسول اللہ کے زمانہ میں حلال تھے میں ان دونوں کو حرام کرنا ہوں اور ان سے  
 کرے والوں کو سزا دوں گا۔

دیکھو تفسیر و متعہ جلد ۲ صفحہ ۱۴۰ و تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۲۰۰ مطبوعہ مصر و تفسیر کشاف جلد  
 صفحہ ۳۹۶ و معالم التنزیل و مستدرک و تاریخ طبری و صحیح مسلم و جامع بین الصحیحین و بیہقی شریح  
 صحیح بخاری وغیرہ (۱۲)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ زمانہ جناب رسول خدا میں ہم ایک ٹھکی  
 خیرا اور ایک ٹھکی گیسوں سے متعہ کرتے تھے اسی طرح حضرت ابو بکر کے عہد خلافت میں بھی  
 اس عمل خیر کو بجالاتے رہے تا اینکه عمر نے سرسبز جا کر بیان کیا۔ اچھا الناس بعد جناب  
 رسول خدا میں متعہ نسا و حج فتنع اور اذان میں حی علی خیر العمل کہنا جائز تھا مگر میں  
 ان کو حرام اور ان پر عمل کرنے کی ممانعت کرتا ہوں جو شخص میرا یہ حکم قبول نہ کرے گا میں اس کو  
 سزا دوں گا۔ علامہ جلال اللہ والدین شیخ مطر علی علیہ الرحمہ کتاب تجرید میں تصریح فرماتے  
 ہیں یعنی سب کا اتفاق ہے کہ متعہ نسا زمانہ رسول مقبول میں حلال تھا لیکن ممانعت  
 عمر کی وجہ سے لوگ اسے حرام جانتے ہیں۔ شیخ موصوف بہندج الکرامت میں آیہ مذکورہ فہما  
 استمتعتم الخ کے ساتھ متعہ نسا و حج تمتع کے متعلق ممانعت عمر کی توضیح فرمائی ہے  
 خواجہ نصیر الدین طوسی رح نے متن تجرید بحث مطاعن میں متعہ نسا اور متعہ حج کے  
 متعلق ممانعت عمر کا اشارہ فرمایا ہے

لامعلی قوشی نے شرح تجرید بحث مطاعن میں تصریح کی کہ متعہ حج و متعہ نساہ کو غیر حرام کیا ہے چونکہ دونوں کا حرام ہونا متفق علیہ تھا اسی وجہ سے ملائکہ کو نے عمر کے انتہائی حکم کو یہ تصریح کرنا کر لیا جواب دیا ہے کہ ایک مجتہد کے قول سے دوسرے مجتہد کی مخالفت قابل تکیہ نہیں ہے (مولف فرماتے ہیں) ضمیر منیر ارباب عقل و تدبیر پر ظاہر و مجید ہے کہ کسی مجتہد کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ جو چیز خدا نے منع حلال کی ہو اور زمانہ حضرت رسالت پناہ میں وہ رائج بھی رہی ہو اس کے متعلق بلا تکلیف یہ کہہ دے کہ میں اسکو تم پر حرام اور تمہیں اس پر حلال کرنے سے منع کرتا ہوں اور اس حکم کے قبول نہ کرنے والے کو سزا دوں گا۔ حضرت پیغمبر خدا باوجودیکہ تمام انبیاء کے سرور اور اصفیاء کے سالار ہیں لیکن جسے خدا نے حلال کیا ہے اسے حرام نہیں کر سکتے بلکہ کسی چیز کو بغیر حکم خدا کے حرام اور حلال نہیں کر سکتے تھے چہ جائیکہ مجتہد العجب ثم العجب اسی لئے تو حاکم مطلق اور آمر و ناهی برحق (یعنی کلام معجز نظام میں فرماتا ہے) وما یملک عن الہوی ان ھو الا وحی یوحی یعنی رسول اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے بلکہ جو کچھ اوامر و نواہی وغیرہ بیان کرتے ہیں وہ سب ہم انکی طرف بھیجتے اور وہ ہم لوگوں تک پہنچاتے ہیں جبکہ خود حضرت رسول خدا حلال کو حرام نہیں فرما سکتے تھے تو پھر اس شخص کی کوئی تکیہ نہ ہو جو کہے کہ میں اس چیز کو حرام کرتا ہوں جو رسول مقبول کے وقت میں حلال و رائج تھی حالانکہ اس شخص کے جمل کی انتہا اس حد پر ہے کہ بہت سے قضیوں میں حکم خدا نے خلاف فیصلہ کیا چنانچہ کتب فریقین میں لکھا ہوا ہے کہ حضرت عمر نے فلاں فلاں معاملہ میں غلطی کی اور باب مدنیۃ العلم حضرت علیؑ سے دریافت کرنے کے بعد اپنی خطا پر منفصل ہو کر لو کا علیؑ تھلاک عمر! اگر غلطی نہ تو عمر ہلاک ہو جاتا اپنی زبان پر جاری کیا۔ علاوہ اس کے وہ مسائل پیش پا افتادہ جنہیں عوام تک جانتے تھے ان کو بھی خلیفہ صاحب نہیں جانتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنی لڑکی

کا مہر زیادہ مقرر کر لیا میں اسکو واپس لے کے بیت المال میں داخل کروں گا۔ یہ سنتے ہی ایک عورت نے خلیفہ صاحب کے پاس آکر عرض کی کہ آپ ہم کو اس چیز سے کیوں منع کرتے ہیں جسے خدائے تم نے ہمارے لئے حلال فرمایا اور اپنے کلام پاک میں دان ایتیم احدا حق قطار ارشاد فرمایا ہو یعنی اگرچہ تم ان عورتوں میں سے کسیکو پوست کاؤ پر از زردے دو تو کچھ قباحت نہیں تب خلیفہ صاحب نے باوجود انصافی خود ہی انصاف کیا اور یہ فرمایا کہ کل الناس افقہ من عمر حتی المحدث ان فی الحال مسائل حلال و حرام میں تمام مرد بلکہ پروہ نشین عورتیں تک عمر سے دان اتر میں) ایسے آدمیوں کی البتہ نہایت تعجب معلوم ہوتا ہو جو اہل علم و عقل میں اپنا شمار کرتے ہیں اور پھر ایسے آدمی کم کردہ راہ کی مخالفت و جنسے برسوں بت پرستی کی جو مستحکوم منع کریں اور حرام سمجھیں باوجودیکہ خود ہی بھی قائل ہوں کہ زماذ رسول مقبول میں مستحکوم رائج تھا اور حدیثیں بھی مستحکوم کے جائز و رائج ہونے پر دلالت کرتی ہیں لیکن پھر بھی دیدہ و دانستہ وہ لوگ مستحکوم سے منکر ہو کر اپنے آپکو مذاب و دروناک میں گرفتار کرتے ہیں چنانچہ روایت تحریم مستحکوم اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ باوجود ایسے افعال شنیعہ کے پھر بھی اہل حق پر یہ طعن کرتے ہیں کہ قول عمر کیوں نہیں قبول کرتے؟ مستحکوم کیوں کرتے؟ اس قضیہ نامرضیہ سے ان کے تعصب و زیادتی کی انتہا اور ظلم و کراہی کی حد صاف صاف ظاہر ہے۔

## عقد اول فضیلت اور ثواب متحکامیان

مستحکوم فضیلت میں احادیث کثیرہ وارد ہوئی ہیں چنانچہ بخاری کے چند حدیثیں نقل کی جاتی ہیں۔ حضرت سلمان فارسی، مقداد بن اسود کنڑی اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم یہ حدیث صحیح روایت کرتے ہیں کہ جناب ختم المرسلین نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنی عمر میں

ایک فرشتہ کرچا وہ اہل بہشت کو ہے۔ وہ مرد جنے متعہ کا ارادہ کیا اور وہ عورت جو متعہ کیلئے آمادہ ہوئی جب یہ دونوں باہم بیٹھے ہیں تو ایک فرشتہ نازل ہوتا ہے اور جب تک دونوں اپنی خلوت کا وہ نکتہ بند نہ ہو اسکی حفاظت کرتا ہے۔ دونوں کا آپس میں گفتگو کرنا تبیح کا مرتبہ کہتا ہے جب دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑیں تو انکی انگلیوں کو اُنکے گناہ پکڑتے ہیں۔ دونوں جب آپس میں بیٹھے ہیں تو حق تعالیٰ دونوں کو ہر دوسرے کے ساتھ حج و عمرہ کا ثواب عطا فرماتا ہے وہ دونوں ہمیشہ مباشرت میں جب تک مصروف رہتے ہیں ہر روز گار عالم ہر لذت شہوت کے ساتھ اُن کے نامہ عمل میں پہاڑوں کے برابر ثواب تحریر کرتا ہے۔ جب دونوں فارغ ہوتے اور غسل کرتے ہیں درحالیہ کہ وہ یہ جانتے ہیں اور یقین رکھتے ہوں کہ حق سبحانہ تعالیٰ ہمارا رضا ہے اور متعہ کرنا سنت رسول مقبول ہے تو خدا تعالیٰ فرشتوں سے خطاب کرتا ہے کہ میرے ان دونوں بندوں کو دیکھو جو اٹھے ہیں اور اس علم و یقین کے ساتھ غسل کر رہے ہیں کہ میں انکا پروردگار ہوں تم گواہ رہو کہ میں اُن کے گناہوں کو بخش دیا۔ ان کے جسم کے کسی بال سے پانی گرنے بھی نہیں پاتا کہ دونوں کیلئے ایک ایک بال کے عوض دس دس ثواب لکھ دیے جاتے اور دس دس گناہ بخش دئے جاتے اور اُن کے مراتب میں اس درجہ بلند کر دی جاتی ہیں راویان حدیث جناب سلمان وغیرہ بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین علیؑ اٹھے اور عرض کیا کہ یا حضرت میں آپکی تصدیق کر رہا ہوں یہ ارشاد ہوا کہ جو شخص اس کا رخصت میں سعی کرے اُس کیلئے کیا ثواب ہے؟ حضرت نے فرمایا کہ اُسکا ثواب بھی متعہ کرنے والوں کے ثواب کے مانند ہے پھر جناب امیر نے عرض کیا کہ متعہ کرنے والوں کا کیا ثواب ہے؟ حضرت نے فرمایا وہ لوگ فارغ ہو کر جب غسل کرتے ہیں تو جتنے قطرے انکے بدن سے گرتے ہیں اُن سے حق تعالیٰ ایسے فرشتے خلق فرماتا ہے جو تبیح و تقہیر میں ایزدی بجالاتے ہیں اور اُسکا ثواب ناقابلِ است۔ دونوں کو پہونچتا ہے۔ یہ سننے کے بعد جناب امیر نے فرمایا کہ جو شخص اس سنت کو دشوار سمجھے اور اس پر عمل نہ کرے وہ میرے شیعوں سے نہیں ہے اور میں اس سے بیزار ہوں۔

حضرت سید عالم نے فرمایا ہے کہ جس نے مومنہ یا مومنہ کی متاع لیا تو اس نے خدا کے عیب کی ستر مرتبہ  
تعمیلات کی (مترجم) اس حدیث شریف سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کسی مومنہ سے متعہ کرنے  
کا لے کو حرم محترم کی ستر مرتبہ زیارت کر لینا کا ثواب ملے گا۔  
انجناب رحمۃ اللعالمین ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص ایک دفعہ متعہ کرتا ہے اس کے جسم کا ایک ٹکٹ  
تار جہنم سے آباد ہو جاتا ہے جو شخص دو مرتبہ متعہ کرتا ہے اس کا دو ٹکٹ  
لین آتش دوزخ کا آباد ہو جاتا ہے جو شخص تین مرتبہ متعہ کرتا ہے اس کا تمام جسم مضاف کی  
بھڑکتی ہوئی آگ سے آباد ہو جاتا ہے۔

حضرت رسول کریم نے فرمایا: اے علیؑ مومنین و مومنات کو رغبت دلانے چاہئے کہ جب  
ایک دفعہ متعہ نہ کر لیں دنیا سے رحلت کریں اگرچہ ایک ہی مرتبہ ہو (مترجم) اس حدیث  
شریف سے متعہ کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے اور یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ قربت الی اللہ کم از کم  
ایک دفعہ ضرور متعہ کرنا چاہئے۔ خدا نے پاک نے اپنی نفس کی قسم کھائی ہے کہ جس  
مرد اور جس عورت نے متعہ کیا ہو گا میں اس کو آتش دوزخ سے معذب نہ کر دوں گا ایک دفعہ  
متعہ کر نہوالا نار جہنم سے بخیر رہے گا۔ دو مرتبہ متعہ کر نہوالا نیک بندوں کے ساتھ نشور  
ہوگا۔ تین مرتبہ متعہ کر نہوالا داخل جنت ہوگا۔ جو شخص جس قدر زیادہ متعہ کرے گا  
حق تعالیٰ اس کے درجات اسی قدر زیادہ فرمائے گا۔

اے علیؑ قیامت کے دن زونج اور زوجہ ایسی نورانی سواریوں پر سوار ہوں گے جن کے  
پاؤں مردار ایک کے اور کان زبردست سبز کے اسٹھیں یا قوت کی۔ پیٹ لولا اور مرجان  
سے ہونگے۔ یہ لوگ بجلی کی طرح صراط سے گزر جائیں گے اور ان کے ساتھ ساتھ فرشتوں  
کی صفیں ہونگی۔ دیکھنے والے کہیں گے کہ یہ ملائکہ مقرب ہیں یا انبیاء مرسل؟  
فرشتے جواب دیں گے کہ یہ لوگ ہیں جنہوں نے سنت نبویؐ کو دنیا میں زندہ کیا ہے متعہ کیا  
ہوگا اور وہ لطف بغیر حساب لئے ہوئے بہشت میں داخل کئے جائیں گے۔



کے اگر اسکی مراد ہو کہ میں نے یہ لفظ کہنے سے پہلے زمانہ گزشتہ میں کوئی نکاح واقع کیا ہو اور اب اس کلام سے اسکی خبر دیتا ہوں تو اس طریقہ سے نکاح واقع نہیں ہو سکتا کیونکہ ایسے ہی طریقہ کو اصطلاح میں خبر کہتے ہیں۔ کہنے والے کا اگر یہ مقصد ہو کہ میں لفظ نکاح سے نکاح ابھی اسبوقت واقع کرتا ہوں تو یہ انشاء ہے اور اسی طریقہ سے نکاح واقع ہوتا ہے بلکہ اسطرح تمام مقدمہ میں قصد انشاء ہونا چاہئے۔ مثلاً اگر کوئی شخص بعت (بیچنے) کے تو اس کی یہ نیت ہونی چاہئے کہ میں عقد بیع کو اسی لفظ بعت سے اسبوقت واقع کرتا ہوں (۱۲)

ایجاب کے بعد فوراً قبول کا صیغہ کہنا چاہئے جیسا کہ عموماً سوال کا جواب دیا جاتا ہے جس طرح سوال کا جواب دینے سے سوال رد ہو جاتا ہے اسی طرح ایجاب قبول کے درمیان فاصلہ واقع ہونے سے عقد باطل ہو جائیگا (مترجم) قبل صیغہ قبول کے صیغہ ایجاب کہنا کچھ لازم نہیں بلکہ اسکے برعکس بھی جائز ہے اور عقد صحیح ہوگا (۱۳) ایجاب و قبول کے صیغے خواہ خود کے یا بذریعہ وکیل کہلائے ساتھ متمم کے ہیں۔

## قسم اول۔ زوج و زوجہ خود ایجاب قبول کریں

ایجاب۔ زوجہ کے، ہر وقت و تزویج کیا میں نے تجھ کو یا معتقد دیرے متع میں دیا میں یا نکحت نفسي مدت کذا اے مبلغ کذا دیرے نکاح میں دیا میں اپنے نفس کو اتنی مدت کیلئے اتنے مہر پر

قبول۔ زوج فوراً کے۔ قبل نفسي (قبول کیا میں نے اپنے نفس کیلئے) (مترجم) جیسا کہ ایجاب میں نکاح کے بعد نفس مدت و مبلغ کا ذکر ہے اسی طرح سے تزویج اور متمم کے ساتھ بھی ہوگا مگر متع کا صند یا ہے ہوگا یعنی معتقد بنفسی الخ کہنا ہوگا اگر قبول کرنے والا قبول میں صرف قبلت کے تو بھی کافی ہے کیونکہ ایجاب قبول میں

موافقت لازم نہیں بلکہ برہ لفظ جو قبول پر دلالت کرے کافی ہے (۱۲)

قسم دوم زوجہ کا وکیل ایجاب زوج خود قبول کا معنی ہے

ایجاب - وکیل زوجہ کے۔ *لمتعتك بنفسی موکلتی فلا ننت ابنته فلا ننت اذ ابسلم کذا*  
 زبیر سے متعہ میں دیا میں نے اپنی موکلت فلا ننت فلا ننت فلا ننت کے نفس کو اتنی مدت کیلئے اتنے مہر پر۔  
 قبول زوج فوراً کے قبضہ نفسی (قبول کیا میں نے اپنے نفس کے لئے)

دستبرجہ، لائق اقرض یہاں پر یہ امر ہے کہ جواب ایجاب میں اگر صرف نقطہ قبضہ کے تو وہ کافی  
 ہو گا جیسا کہ قسم اول میں مذکور ہو لیکن جواب ایجاب قبول کرنے والا اگر قبضہ نفسی بدون  
 لام کے کہے گا تو یہ معنی ہونگے کہ قبول کیا میں نے اپنے نفس کو اور یہ جواب ایجاب ہو گا بلکہ  
 بے معنی ہو کر موجب بطلان عقد ہو گا۔ ایجاب میں لفظ تزویج کا تعدیل نفس کے ساتھ  
 یعنی ہا کسی حرف واسطہ کے جیسا کہ مثال قسم اول میں گذرا، اور واسطہ حرف یا بھی  
 آیا ہے جیسے نروجتك بنفسی (تزویج کیا میں نے تجھ کو اپنے نفس کے ساتھ) یا نروجت  
 بك نفسی (تزویج کیا میں نے تیرے ساتھ اپنے نفس کو) لفظ نکاح کا بھی تعدیل نفس  
 بغیر کسی حرف رابطہ کے آیا ہے جیسا کہ مثال قسم اول میں گذرا۔ اور واسطہ حرف  
 من بالکسر بھی آیا ہے جیسے *انکحتك من نفسی* (نکاح میں دیا میں نے تجھ کو اپنے نفس سے)  
 یا *انکحت منك نفسی* (نکاح میں دیا میں نے تجھے اپنے نفس کو) مگر تعدیل قبیح بدون حرف یا  
 کے نہیں آیا ہے جو لغت عربی واضح ہے چنانچہ صاحب صراح کہتے ہیں کہ منغ منفعہ  
 حاصل کرنا کسی چیز سے اور اس کا صلہ حرف یا کے ساتھ ہوا سکی مثال قسم دوم میں  
 گذر چکی (۱۲)

قسم سوم - زوج اور زوجہ کے وکیل ایجاب قبول کریں

ایجاب - وکیل زوجہ کے۔ *متع نفسي موکلتی فلا ننت ابنته فلا ننت* ہو کلت فلا ننت



ابن فلاں مدۃ کذا بمبلغ کذا (متعین دیا اپنے اپنی موکلہ فلاں بنت فلاں کے  
نفس کو تیرے موکل فلاں بن فلاں کو اتنی مدت کیلئے اتنے مہر پر)  
قبول۔ وکیل زوج بغیر فاصلہ سفری کے فوراً کہے قبلت، موکل فلاں بن فلاں (قبول  
کیا میں نے اپنے موکل فلاں بن فلاں کے لئے)

قسم چہارم۔ زوجہ ایجاب کرت اور وکیل زوج قبول کرے

ایجاب و وجہ کی شہادت نفسی بموکلہ فلاں بن فلاں مدۃ کذا بمبلغ کذا (متعین دیا اپنے اپنا نفس تیرے  
موکل فلاں بن فلاں کو اتنی مدت کیلئے اتنے مہر پر) قبول۔ وکیل زوج فوراً کہے قبلت، موکل فلاں بن فلاں  
(قبول کیا میں نے اپنی موکل فلاں بن فلاں کیلئے) مترجم (جبکہ موکلہ موکلہ فلاں بن فلاں نے نہیں ہوا تو کیونکہ وہ بیٹا  
ضروری نہیں ہے بلکہ ایجاب میں موکلہ اور قبول میں موکلہ کہہ دینا کافی ہے کیونکہ تہ کیل میں ہر موکل  
اور موکلہ اور اسی طرح زوجہیں بھی پہلے سے مشخص ہیں) ۱۲

قسم پنجم۔ ایک ہی شخص زوج و زوجہ کا وکیل ہو کر ایجاب قبول کرے

ایجاب۔ متعنت نفس موکلہ فلاں بنتہ ابی۔ فلاں جمہولی فلاں بن فلاں مدۃ کذا بمبلغ  
کذا (متعین دیا اپنے اپنی موکلہ فلاں بنت فلاں کے نفس کو اپنے موکل فلاں بن فلاں کو  
اتنی مدت کیلئے اتنے مہر پر)

قبول۔ صیغہ ایجاب کے بعد فوراً کہے قبلت، موکلہ فلاں بن فلاں (قبول کیا میں نے اپنے موکل  
فلاں بن فلاں کے لئے)

قسم ششم۔ زوجہ کی طرف سے زوج وکیل ہو کر ایجاب کرے اور خدیجہ اپنی قبول بھی کرے

ایجاب۔ تحت نفس موکلہ فلاں بنتہ ابی من نفسی مدۃ کذا بمبلغ کذا (۱)  
زناح میں دیا اپنے اپنی موکلہ فلاں بنت فلاں کے نفس کو اپنے نفس کے ساتھ اتنی مدت  
کے لئے اتنے مہر پر)

قبول۔ صیغہ ایجاب کے بعد زوج فوراً کہے قبلت، نفسی (قبول کیا میں نے اپنے لئے)

تتمہ ہنتم۔ زوجہ خود ایجاب کرے اور زوج کی وکیل ہو کہ قبول بھی کرے۔

یہاں تمت نفسی ہو چکی فلاں بن فلاں ملاقات کذا مبینہ (امتہ میں دیا گیا  
اپنے نفس و اپنے موہ۔ فلاں بن فلاں کے ساتھ اتنی مدت کیلئے۔ اتنا ہی ہے۔)

قبول یہی عیجاب کے بعد نہ ہو فوراً کے قبلت ہو چکی فلاں بن فلاں، قبول کیا گیا  
یہاں فلاں بن فلاں کے لئے مذکورہ بالا صورتوں میں اگر مدت مذکورہ اور مبلغ مذکور  
کا اہل۔ تو بھی جو زوجہ ساز نہ ہو۔ نکاح میں اگر یہ معینہ کی شرط دونوں  
چاروں دو برس درج ہو۔ وہ عینہ یا گندہ وغیرہ کیلئے ہیچ نہ رہے۔ وہ یہ بھی مقدار  
امتہ بالتصرت نہ ہو جائے اس نے مدت معینہ دہرہ نیز اور مدت مذکورہ معومہ  
اور مبلغ مذکور یا معومہ کی تو بنال بن رہے کیونکہ سند سازہ حین میں نکاح اہل  
کر دیتے ہیں یا شرائط کے لئے جو سن میں خود زوجہ حین کو معلوم ہو جاتا ہو اسی لئے یہ  
میں امداد بالتصرت ضروری نہیں۔ ذکر نمونی ضمن صیغہ میں جو ایجاب شرط کا موجب  
سے کافی ہے ہاں اگر وکیل پر وثوق تین نہ تو تصریح لازمی ہوگی ورنہ در صورت ظہور  
شرط و خدغہ بطلان عقد ہے اور بعد عقد کے رضا مندی کافی نہ ہوگی بلکہ پہرا سے نو عقد

واقع کرنا پڑیگا کیونکہ قوت شرط سے قوت مشروط لقینی و لازمی ہے ۱۲

واضح ہو کہ نکاح منقطع اور غیر منقطع دونوں میں صیغہ ایجاب قبول کی شرط ہو مگر نکاح  
دائم میں کوئی مدت مطلقاً ذکر نہ کی جائے (مترجم) خواہ نکاح منقطع ہو جسے متعہ کہتے  
ہیں یا نکاح دائمی ہو جو بالعموم نکاح بولا جاتا ہے دو نوعتوں میں صیغہ ایجاب و  
قبول مشروط ہے۔ جس عقد نکاح میں کوئی مدت معینہ مذکور نہ ہو وہ نکاح دائمی ہے۔  
اور اس میں طلاق جو زوج کے اختیار میں ہے اور زوجہ بالکل بے اختیار ہو۔ یا خلع جو  
اختیار زوج میں ہے لیکن بوجہ و درخواست زوجہ پر ہے۔ یا مبارات جو اختیار  
زوج میں ہے مگر دونوں افتراق چاہتے ہیں اور زوج جو کچھ زوجہ کو دیکھتا ہے وہ واپس

لے سکتا ہے۔ یا ایلا جس میں مجامعت زوجہ مدخل بہا کے متعلق ہمیشہ کے لئے یا چار ماہ تو  
 زائد پر بنا بر ضرر رسائی زوجہ کے زوج قسم کھاتا ہے۔ یا علان حمین زوجین آپس میں بوجہ  
 اتہام زوج زنا کے زوجہ پر بدو ن شاہد گواہ کے بحکم قاضی بطور مخصوص شرعی  
 ایک دوسرے پر نفیس کرتے ہیں، معتبر ہے اور بغیر ان وجوہ کے نکاح دائمی میں  
 زوجین میں جلدائی ناممکن ہے جس عقد نکاح میں کوئی مدت معینہ مذکور ہو وہی نکاح  
 منقطع اور متعہ ہے اس میں مذکورہ بالا وجوہ افتراق ممکن نہیں۔ متعہ میں چونکہ مدت  
 معینہ شرط ہے تو بدو ن ذکر مدت معینہ کے فوت شرط کی وجہ سے مشروط یعنی عقد متعہ بھی  
 باطل ہوگا اور وہ نکاح دائمی ہو جائیگا۔ اگر عقد متعہ میں یہ شرط کئے کہ میں ایک مرتبہ  
 یا دو مرتبہ مجامعت کروں گا اور اس شرط کو کسی زمانہ سے مقید نہ کرے تب بھی وہ عقد  
 نکاح دائمی ہوگا۔ خلاصہ یہ کہ مدت میں اگر کسی طرح کا خلل ہوگا تو عقد متعہ باطل ہو کر  
 نکاح دائمی ہو جائیگا ۱۲

### رکن دوم بیان متعہ فہرین

شرط ہے کہ عقد کرنے والے عاقل و بالغ و آزاد ہوں یا ان کو مستعہ کرنے کی اجازت  
 ملی ہو (مترجم) متعہ کرنے والے اگر آزاد نہ ہوں اور مملوک ہوں تو ان کو ان کے مالک نے عقد  
 کی اجازت دی ہو۔ مملوک کے لئے صرف عقد متعہ ہی میں مالک کی اجازت لازمی نہیں ہے  
 بلکہ مملوک کا عقد دائمی بھی مالک کی اجازت کے بغیر ناجائز ہے عام اس سے کہ مملوک مرد  
 ہو یا عورت یا دونوں ہوں ۱۲۔

زوج مسلمان ہو اور زوجہ بھی مسلمہ ہو یا اہل کتاب سے مثل یہودیہ نصرانیہ ہو (مترجم) متعہ  
 یا منکوحہ اگر اہل کتاب سے ہے اور ذمیہ ہے تو یہ حکم جاری ہے۔ نہیں تو نہیں۔ ذمی  
 وہ لوگ ہیں جو اسلام کو جزیرہ دنیا قبول کر کے ہمیشہ کے لئے مطیع اسلام ہوئے اور اہل  
 اسلام بوجہ ادائے جزیرہ و اطاعت مادام الاواران کی جان و مال و آبرو کے ذمہ دار ہوئے

زن مسلک کا سوا مرد مسلم کے اور کسی کو عقد نہیں ہو سکتا ۱۲ لیکن جبکہ زوجہ دل آنا ہے تو زوج پر لازم ہو گا اسے ارتکاب محرمات شرعیہ (شرایع می وجہ ۱۵) منع کرے۔ زن نیز رستہ ناجائز یا صبر سے متعہ کرنا جائز نہیں ہے (مترجم) ایسی عورتوں سے نکاح دائمی بھی ناجائز ہے ۱۳ جو ۱۰ اپنی نکاح میں نہ آزاد رکھتا ہے وہ بغیر اپنی بی بی کی اجازت کے نوڈی کو متعہ نہیں کر سکتا (مترجم) اور نکاح کی بھی نہیں کر سکتا اگر زن آزاد منکوحہ موجودہ کو اپنی شوہر کینیت کسی نوڈی کو عقد کرے اس کے ارادہ کا علم ہو جائے خواہ باطلاح شوہر اور کسی طرح سے توجہ تک وہ زن آزاد یا آزادہ کو متعہ نہ کرے کرنا جائز نہ ہوگا اور اگر عیقا کو عقد مذکور باطل ہو اسکو جناب محقق نے بھی تحریر فرمایا ہے اور اس قول کا ماخذ روایت محمد بن بن بزیع ہے حالانکہ اس میں تحصیل تمتع کو مرضی حرد پر موقوف فرمایا ہے اور نظام ہر عقد تمتع ایک شئی نہیں ممکن ہے کہ عقد کرے اور تمتع نہ حاصل کرے۔ اجازت اور مرضی بھی ایک شے نہیں بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ مرضی کچھ اور ہوتی ہے لیکن انسان زبان سے کچھ اور کہتا ہے مگر یہ کہ صورت مذکورہ میں صحت عقد مذکور بصورت مذکورہ خالی از قوت نہیں ہے یا ممکن اس کے کہ تمتع سے شاید عقد تمتع اور مرضی سے اجازت ہی مراد ہو۔ البتہ زن آزاد سے نکاح یا متعہ کرنے میں زن آزاد کی اجازت درکار نہیں ہے ۱۴

بعض مجتہدین کے نزدیک یہ صحیح تر ہے کہ صاحب زن آزاد اگر کسی نوڈی کو متعہ کر چکا ہے اور زن آزاد منع کرے تو وہ عقد متعہ باطل ہے اور بعض مجتہدین کے نزدیک اگر زن آزاد اجازت دیدے تو صحیح رہیگا جیسا کہ شیخ جمال الملہ والدین مطہر علی رحمۃ اللہ قواعد و تحریر میں تحریر فرماتے ہیں (مترجم) ان دونوں قولوں میں فرق ہے۔ قول اول میں منع مرضی کا اعتبار ہے اور در صورت سکوت باوصف علم کے صحت ہے اور قول ثانی میں اجازت معتبر ہے اور در صورت سکوت باوصف علم کے بطلان ہے لیکن یہ دونوں بعد ہو چکے اور واقع ہو جانے عقد کینیز کے قبل دن آزاد کے محل نظر ہیں ہاں اگر موجودگی دن آزاد منکوحہ اسکی لاعلمی میں اس کے شوہر نے یہ عقد متعہ واقع کیا ہے

تو قول اول صحیح تر ہے کیونکہ بدست علم نے سکوت بھی مشعرِ رضا ہے اور ایک قسمِ معتبر کی وہ بھی اجازت ہے (خداوند!) مگر یہ کہ قبل از وقوع عقد اجازت معتبر سمجھی جائے تو یہ بعید ہے اور جب تک کہ اس بارہ میں نص صریح نہ پائی جائے تب تک اجازت اپنے عموم پر باقی ہوگی یعنی جب چاہے اجازت کنایہ خواہ صراحتہ حاصل ہو جاوے عقد صحیح رہیگا جیسا کہ جب مخالفت حاصل ہو تو بطلان عقد ہوگا اور یہ ظاہر ہے کہ اعتبار منہ عام ہے ورنہ بطلان عقد کیسا پس اس بات کا کوئی مرجع نہیں ہے کہ اجازت میں کوئی قبلیت معتبر ہو اور وہ مقید بھی جائے اور منع عام رہے اور ترجیح بلا مرجع جائز نہیں ہے ۱۲

سال یا سالی کی رٹ کی کے ساتھ بغیر اجازت زوجہ کے متعہ جائز نہیں ہے۔ (مترجم) زوجہ منکوحہ اگر آزاد ہے تو اس کی بھانجی اور بھتیجی خواہ آزاد ہو یا مملوکہ ہو اور زن آزاد منکوحہ ہو وہ علم رکھتی ہو یا لاعلم ہو بلا اجازت زوجہ منکوحہ آزاد موجودہ کے شوہر زن مذکورہ نکاح دائمی یا منقطع زنانہ ذکرہ سے نہیں کر سکتا مگر یہ کہ زن منکوحہ جو اپنی بھتیجی یا بھانجی کی بیوی یا خالہ ہے اگر مملوکہ ہو تو اس کی وہ بھتیجی اور بھانجی آزاد ہو یا وہ بھی مملوکہ ہو تو اجماعت کی ضرورت نہیں اور اگر کسی عورت کی بھانجی یا بھتیجی یا دونوں کسی شخص کے عقد دائمی یا منقطع میں ہوں خواہ وہ آزاد ہوں یا مملوکہ ہوں ان کی خالہ اور چھوٹی یا دونوں بلا اجازت ان کے ہر عقد کر سکتا ہے مگر یہ کہ بھانجی اور بھتیجی کسی عورت کی کسی شخص کے عقد میں ہیں وہ آزاد ہوں اور خالہ اور چھوٹی ان عورتوں کی منکوحہ ہوں تو بلا اجازت زن آزاد کے مملوکہ سے عقد مشکل ہے جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔ اور گذرا ۱۳

اگر نہ جہ شیعہ ہو تو زوج بھی شیعہ ہونا چاہیے ورنہ ہم تنہا عورت کا دواۓ عقد نہیں ہووے غیر شیعہ کے ساتھ ناجائز جہت و بالعکس یعنی مرد شیعہ کا عقد زن غیر شیعہ سے ناجائز ہے ۱۴

زن سومنہ صانہ ستورہ اختیار کرنا مستحسن ہے اور یہ دریافت کرنا کہ کوئی امر مانع متعہ  
 تو نہیں واجب نہیں (مترجم) بلکہ عقد دائمی میں بھی یہی ہے ۱۲  
 زن باکرہ سے بدون اس کے باپ کی اجازت کے متعہ کرنا مکروہ ہے اور اگر باکرہ کا باپ ہو  
 تو مطلقاً مکروہ و مترجم نکاح دائمی ہو یا منقطع جبکہ زن باکرہ کا باپ موجود ہو تو  
 بدون اجازت پدر امکا ان عقد مشکل ہے البتہ جبکہ باکرہ کا باپ نہ ہو تو اس سے متعہ کرنا اگر  
 تنزیہیہ کرتا ہے اور جبکہ باکرہ کا باپ متعہ کی اجازت دیدے تو بھی مکروہ تنزیہیہ ہے گو  
 کہ جائز ہے۔ زن شوہر دار سے متعہ کرنا قطعاً حرام اور زنا و محضہ اور از جلد گناہان کبیرہ  
 ہے یہی حکم نکاح دائمی کا بھی ہے بد اگر زن مذکورہ اس متعہ یا نکاح کی مدخل بہ ہوگئی  
 ہو تو ایسی عورت نہ نکوح ہو یا تمتوعہ اس نکاح جدید پر حرام ہو بد ہوگی ۱۳

### مکن سوم بیان مہر

عقد متعہ میں ذکر مہر لازم ہے ورنہ اجماعاً باطل ہوگا و مترجم عقد متعہ میں خاص کر ذکر مہر لازم  
 ہے ورنہ عقد متعہ باطل ہوگا بخلاف عقد دائمی کے کیونکہ اس میں ذکر مہر ضروری نہیں اسوجہ  
 سے کہ اشتراکاً ہر متعہ کے لئے نفوس میں بخلاف عقد دائمی کے کیونکہ غرض اصلی  
 متعہ سے طلب تمتع و فائدہ اور فقط اعفاف نفس ہے اسی وجہ سے یہ عقد متعہ ان  
 عقود سے تشبیہ دیا گیا ہے جن میں ذکر عوض جائز نہیں ہے مشروط ہی بخلاف عقد دائمی کے کہ  
 غرض اصلی عقد دائمی سے بقائے نسل وغیرہ ایسی ہے کہ جب تک قصد متعہ سے نہیں کیا  
 جاتا اور اسی وجہ سے عقد دائمی میں ذکر مہر شرط نہیں ہے ۱۴

مہر ملوک اور تنوم بھی ہونا وہ وزن و پیمانہ سے یا مشاہدہ سے علم مہر حاصل ہو خواہ ایسی  
 صفت سے ہو رفع جہالت ہو (مترجم) مہر ملوک سے یہ مراد ہے کہ ان چیزوں سے  
 مہر ملوکہ کہ کچھ بھی شے سورا و شراب کے ملوک نہیں ہو سکتیں ایسا مہر عقد دایہ و  
 منقطع دونوں میں جائز ہے۔ اور ایسا ہو کہ وہ مال مہر جائز ملکیت تو ہو مگر عقد ریوئے

ملک میں نہ ہو۔ کوئی عقد بھی مال غیر پر اگر کرے تو صحیح نہ ہوگا کیونکہ بیع بالضم وضاعہ  
یعنی نکاح یعنی جماعت مال غیر سے اختیار میں نہیں آسکتی اور نہ ملک ہی ہو سکتی ہے  
اگرچہ مالک مال راضی بھی ہو جائے بخلاف مثل بیع وغیرہ عقود معاوضات کے کیونکہ  
ان چیزوں میں مالک مال کی طرف ملک منتقل ہونے کے بعد ملک مال کی اجازت موثر ہوتی ہے  
اور منتقل الیہ کے لئے ان میں جو از تصرف بلا دفعہ ہوگا۔ اور نکاح میں یہ امر انتقال  
مفقود ہے۔ اور چاہئے کہ مہر معلوم بھی ہو کیونکہ اگر مجہول ہوگا تو نکاح صحیح نہ ہوگا اور  
اگر بالتصريح معلوم نہ ہوگا تو مخصوص عقد منع بطل ہو جائے گا اور علم دوہی طرح حاصل  
ہو سکتا ہے اگر قابل وزن ہے تو وزن سے اور اگر معدود ہے تو گنتی سے اور اگر دھیر  
ہے تو مشاہدہ سے۔ یہ سب مہر حاضر میں ہے اور اگر مہر موجد نہیں ہے تو وہ ایسے وصف  
سے معلوم کیا جاسکتا ہے جس سے کہ جمالت دور ہو جائے اور مہر مجہول کی حد سے  
نکل جائے ۱۲

جس مقدار مہر پر زوج زوجه دونوں راضی ہو جائیں خواہ کم ہو یا زیادہ وہی صحیح ہے بشرطیکہ  
اس مقدار میں عرفاً کوئی فائدہ بھی ہو اگرچہ ایک مٹھی گہول ہی کیوں نہ ہو جیسا کہ مقدمہ سالہ  
ہذا میں جناب سلمان فارسی نے نقل کیا گیا ہے کہ ہم ایک مٹھی گیوں پر مستہ کرتے تھے  
عقد منہ جب واقع ہوا تو زوج پر لازم ہے کہ تمام نہ زوجه کے سپرد کرے۔

مترجم: اسے مہر ہر نکاح میں خصوصاً متعین لازم ہے کیونکہ کن اظہر متعین استماع  
اور محض فائدہ اٹھانا ہے اور اسی وجہ سے مہر کامل دخول کے اور وفاء قدرت دے  
دینے کے ساتھ مدت پس دینی ہے۔

قبل دخول اگر بدت کو مہر کر دے تو ایسی حالت میں نصف مہر دینا ہوگا (مترجم) نکاح  
وائی میں اگر زوجہ منکوحہ کو قبل دخول طلاق دیدے تو آدھا مہر دینا ہوگا لیکن متعہ  
میں اگر قبل دخول بعض بدت کو مہر کر دے تو کل مہر دینا ہوگا ۱۳

دخول کے بعد اگر مدت کو مہر کرے تو تنہا ادا کرنا لازم ہوگا (مترجم) چاہے بعد دخول تمام مدت کو مہر کر دے یا بعض مدت کو لیکن ایک جہ بھی ہوگا ساقط نہ ہوگا اور تمام مہر ادا کرنا پڑے گا جیسا کہ نکاح دائمی میں بعد دخول مہر کامل کا لزوم ہو جاتا ہے اور بعد دخول کے یہ بظاہر یہ نہیں ہے بلکہ اسقاط مدت جو محتاج قبول نہیں ہے کیونکہ یہ اسقاط مدت بمنزلہ براہ از مدت ہے ۱۲ اگر زوجہ بدون عذر شرعی مدت معینہ میں زوج کے متمنع ہو نہیں خلل انداز ہو اور تمتع سے زوج کو منع کرے تو زوج کو حق حاصل ہے کہ ظن اندازی کے زمانہ کا اندازہ لگا کر مہر کو وضع کرے (مترجم) زوجہ اگر بعض مدت میں اختیار خلل انداز تمتع ہو تو مدت خلل اندازی کے اندازہ سے نوجو کا مہر ساقط ہوگا یعنی تمام مہر معین تمام مدت معینہ پر تقسیم کیا جائیگا۔ اور اسی حساب سے زمانہ خلل اندازی کا مہر وضع کر لیا جائیگا تاہنکہ زوجہ اگر تمام زمانہ مدت میں مانع تمتع رہی ہو تو اس کا تمام مہر ساقط ہوگا اور وہ کچھ نہ پائے گی۔ ہاں اگر بوجہ عذر شرعی مثل حیض اور مرض اور خوف ظالم کے مانع رہی ہے تو یہ منع نہیں ہے اور مہر یا نیگی ۱۱ جبکہ فساد عقد اس طرح سے ظاہر ہو کہ ممتوعہ شوہر دار ثابت ہو یا نہ وجہ تمتع کی خواہر حقیقی یا تمتع کی ساس ثابت ہو یا بخل ان عورتوں کے جو جن سے نکاح نہیں ہو سکتا یا اس میں برودہ سبب رہا جو جس سے کہ نکاح منع ہو جاتا ہے (مترجم) مثلاً ممتوعہ مذکورہ کیسے عقد طلاق یا عدہ و قاف میں رہی ہو اور تمتع سے ایسی ممتوعہ سے دخول نہ کیا ہو تو مہر سے کچھ نہ پائے گی۔ (مترجم) ایسی حالت میں عقد باطل ہے اور جہیز سے جو کچھ بزدل نے پکی ہے وہ واپس دیگی اور اگر خرچ کر ڈالا ہے تو اسکی ضمانت ہے ۱۲

فتا و عقد اگر دخول کے بعد ظاہر ہو تو اس بارہ میں محبت بن کے تین قول ہیں۔

۱۔ الف: شیخ جمال الدین رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ اللہ قواعد اور ارشاد میں تصریح فرماتے ہیں کہ اگر زوجہ فساد سے جاں بحق تو تمام مہر نیگی (مترجم) اگر ممتوعہ مذکورہ اپنا مہر کامل دیگی ہو تو خیر ورنہ اس کا مہر کامل دیا جائیگا اور عقد باطل ہے ۱۱ اور اگر فساد عقد سے



واقف تھی تو اسے کچھ نہ ملے گا۔

دب) جناب شیخ موسوف نے کتاب تحریر میں ارشاد فرماتے ہیں کہ قبل ظہور فساد کے زوج جو کچھ دے چکا ہے وہی کافی ہے اور زوجہ مذکورہ کو کچھ کوئی استحقاق نہیں ہے کہ زوج سے مانگے اور زوج، بقی ہمارے دے (مترجم) ممتوعہ مذکورہ چاہے عالمہ بفساد رہی ہو یا جاہلہ بفساد کوئی فرق نہیں ہے اور یہی قول جناب شیخ کا نہایت میں ہے ۱۲

(ج) خاتم المجتہدین شیخ رحمہ اللہ نے حاشیہ قدیم محققہ میں تحریر فرمایا ہے کہ قوی تر یہ ہے کہ اس قسم کی عورتوں سے جس مقدار مبلغ پر متعہ کیا جاتا ہے بس وہی مقدار زوجہ مذکورہ کو دیں گے اور جناب محقق ۱۲ شرایع میں وہی فرماتے ہیں جو کہ قول ثانی ہے۔

(مترجم تفصیل یہ ہے کہ زید نے اگر ہندہ سے متعہ کیا اور بعد عقد فساد مذکور ظاہر ہوا تو ظاہر یا قبل دخول ہے یا بعد دخول اور متعہ بھی یا تو فساد عقد سے واقف تھی یا ناواقف فساد عقد اگر قبل دخول ظاہر ہوا ہے تو متعہ خواہ عالمہ بفساد ہو یا جاہلہ بفساد۔

ہر صورت عقد باطل ہوگا اور وہ ہر سے کچھ نہ پائے گی اور اگر جرد یا کل لے چکی ہے تو سب واپس کرے گی اور اس سے واپس لیا جائے گا۔ اگر خرچ کر ڈالا ہو تو اس کے ادائیگی ضامنہ ہے کیونکہ عقد کے باطل ہونے کی وجہ سے بوجہ عقد جو مہر تھا وہ بھی ناجائز اور باطل ہو گیا اور اگر فساد عقد بعد دخول ظاہر ہوا ہے تو اس میں تین

قول ہیں (اول) ممتوعہ مذکورہ کو جو کچھ مل چکا ہے بس وہی کافی ہے خواہ عالمہ بفساد ہو یا جاہلہ اور بقیہ مہر نہیں پاسکتی اور نہ طلب کرسکتی ہے (مترجم) اگر کچھ دلا ہو تو بنا براس قول کے بوجہ عدم لزوم عطا کچھ بھی نہیں پاسکتی (دوم) اگر ممتوعہ مذکورہ فساد عقد کا علم تھی تھی تو کچھ نہ پائے گی اور کل یا جرد جو کچھ مہر میں لے چکی ہے اس سے واپس لیا جائے گا اگر اس سے اس کو خرچ کر ڈالا کسی طرح سے تلف کر دیا ہے تو

اس کی ضمانت ہے کیونکہ اس نے زنا کیا اور نہ ناک کچھ بھی مہر میں ہے۔ اور اگر زن ممتوعہ مذکورہ فساد عقد سے لاسلم تھی تو پورا مہر مقرر شدہ اسکو دینا چاہیے۔ اگر وہ سب بے چارے ہے تو خیر ورنہ کامل کیا جائیگا اگر عقد باطل ہوگا۔ سو، اگر ممتوعہ مذکورہ فساد عقد سے جانبدار ہے تو مہر کو مہر مثل و جو یا بار یا جائیداد یا متاع۔ یہ امر بحفاظت اس کے ہے نہ نال و طی یعنی مجاہد میں فساد عقد کا گتے ملنے نہ تھے۔ پس وطی محترم واقع ہوئی پس عوض بھی ضروری ہوا اگرچہ مقرر شدہ تو باطل ہے مگر وافی محترم کا عوض بھی واجب ہے پس مہر مثل ثابت ہوگا اور جس طرح سے بھی ہو جی رہے ہے کہ اگر فساد عقد ممتوعہ مذکورہ علم رکھتی ہے تو خواہ فوراً فساد قبل دخول ہو یا بعد دخول۔ مہر ساقط ہوگا۔ اور جو کچھ لے چکی ہے واپس دے گی اور اگر تلف کر ڈالا ہے تو ضامن ادا ہوگی اور اگر فساد عقد کا ممتوعہ مذکورہ کو علم نہ تھا اور ظور فساد قبل دخول ہوا تو بھی یہی حکم ہے اور اگر ظور فساد بعد دخول ہوا تو مہر مثل و جو یا اس کو نیگا فافہ ۱۲

### رکن چہارم۔ مدت ممتہ کا بیان

عقد ممتہ میں ذکر مدت شرط ہے اگر ذکر مدت نہ کیا جائے تو بنا بقول: لا رملہ علی رد خاتم المجتہدین شیخ علی رحمہ متعہ باطل ہے اور بنا بقول شیخ ابو جعفر طوسی: و محقق ابو القاسم: نکاح دائمی ہوگا و مہر حرم۔ اگر عقد ممتہ کے سیغ میں ذکر مدت مذکور نہ ہو تو دو قول ہیں ایک یہ کہ عقد ممتہ سہی بالکل باطل ہے جیسا کہ علامہ مطہر علی اور خاتم المجتہدین شیخ علی و جناب شہید ثانی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ عقد ممتہ تو ضرور باطل ہے مگر عقد باطل نہیں ہے یعنی وہ عقد دائمی ہو جائیگا جیسا کہ جناب محقق اور اکثر علماء اور شہید اول رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا ہے۔ قول ثانی کی حجت یہ ہے کہ صلاحیت اصل عقد کی دونوں میں ہے خواہ عقد ممتہ ہو خواہ

عقد دائم عقد متعہ ذکر مدت سے ہوتا ہے اور عقد دوام عدم مدت سے جبکہ مدت کا عام ہوا تو وہ امر ثابت ہوگا کیونکہ ایجاب و قبول صحیح کی وجہ سے اصل عقد صحیح ہے اور موثقہ ابن بکیر امام جعفر صادق سے موجود ہے آپ نے فرمایا ہے کہ اگر ذکر مدت ہو تو وہ متعہ ہے اگر ذکر مدت نہ ہو تو وہ نکاح دائمی ہے۔ قبول اول کے قائلوں کی حجت یہ ہے کہ متعہ میں مدت مذکور ہونی اجماعاً شرط ہے اور جب شرط نہ رہی تو مشدّد و طبعی نہ رہا یعنی عقد متعہ بھی معدوم ہو گیا اور صحیح زرارہ امام جعفر صادق سے اس بارہ میں ہے کہ متعہ نہیں ہوتا مگر دو چیزوں یعنی مدت مقررہ اور اجرت معینہ سے اور یہ بھی دلیل بطلان عقد متعہ ہے کیونکہ عقد میں دوام غیر مقصود ہے چونکہ تمام عقود تابع قصد ہیں لہذا بوجہ عدم قصد دوام کے دوام بھی معدوم ہوا اور عقد متعہ اور عقد دوام دونوں باطل ہوئے۔ اور صلاحیت ایجاب کی عقد منقطع اور عقد دوام کے لئے اس کی اہلیت نہیں ہو سکتی کہ کسی مشترک لفظ کو ایک معنی معین پر حمل کرے اور کسی ایک معنی معین کے ساتھ مخصوص کر دے حالانکہ ارادہ دوسری معنی کا ہے جو غیر دوسری معنی کا ہے پس بوجہ عدم ذکر مدت و ارادہ متعہ عقد متعہ باطل ہوا اور بوجہ نمونے ارادہ دوام کے عقد دوام بھی باطل تھا کیونکہ یہ امر معلوم ہو چکا ہے کہ تمام عقود تابع قصد ہیں اور موثقہ ابن بکیر میں اس بات کی تصریح کہاں ہو کہ جبکہ متعہ کا ارادہ کرے اور مدت میں خلل کرے تو وہ عقد دائمی ہوگا بلکہ موثقہ کا تو یہ مضمون ہے کہ نکاح مدت متعہ پر اور بدولت مدت دائمی پر یہ ایک تعریف قسم ہے جس کوئی جگہ انہیں پر اور یہ توجہ کہ اگر عقد کو بحال ترک ذکر مدت بلفظ نزدیک یا بلفظ نکاح واقع کیا ہو تو وہ نکاح دائمی ہو جائے گا۔ اور اگر بلفظ متعہ واقع کیا ہو تو باطل ہے یا یہ کہ اگر عقد متعہ میں ذکر مدت ترک ہو جائے تو یہ عقد معدوم تھا کہ عقد دائمی مقصود نہیں ہے اور متعہ مقصود ہے یا نقطہ ہی نہ جانتا تھا کہ متعہ مقصود ہے یا نقطہ ہی نہ جانتا تھا کہ عقد دائمی کا ارادہ نہیں ہے یا جانتا تھا اور ذکر مدت کو بھول گیا یا ارادہ کو بھول گیا تو عقد متعہ باطل ہے اور اگر عقد ذکر مدت

کو ترک کر دیا ہے تو وہ عقد۔ عقد دائمی ہو جائے گا یہ سب ضعیف ہے کیونکہ ذکر مدت جبکہ متن صیغہ میں شرط ہے اور وہ مذکور نہیں ہوئی تو بلفوت شرط یعنی ذکر مدت بشرط (یعنی عقد متعہ) بھی فوت ہوا اور بوجہ نہ ہونے ارادہ عقد دوام کے نکاح دائمی بھی باطل ہو گیا کیونکہ تمام عقود تابع قصد میں اور ناکح کا ارادہ متعہ کا تھا پس قول اول حتیٰ مدت اس طرح شخص اور معلوم ہو کہ اس میں کسی طرت کی زیادتی اور نقصان کا احتمال نہ ہو۔ اگر ابتدائے مدت صیغہ میں مذکور ہوئی ہے تو ابتدائے مدت وہی ہوگی ورنہ ابتدا مدت زمانہ عقد ہوگا مترجم یعنی مثلاً اگر صیغہ میں مذکور ہوا ہے کہ آج کے پانچ دن بعد یا دسویں روز تمتع کرونگا تو پہلی توجیہ اور تیس میں خلل و ابہام ہے ہاں دوسری توجیہ معین ہے اور وہی شروع مدت ہے اور اگر ابتدائے مدت مذکور نہیں ہے تو پھر وقت عقد ہی سے ابتدائے مدت ہے ۱۲

### خاتمہ احکام متعہ کا بیان

جاننا چاہئے کہ زن بالغ عاقلہ اگرچہ باکرہ ہو تو بھی صحیح ترین اقوال کے مطابق متعہ کرنے کے لئے اس کو اجازت ولی کی احتیاج نہیں ہے اور ضمن عقد میں جو شرط جائز تر واقع ہو جائے گی وہ لازمی ہوگی ہاں جو شرط کہ صیغہ عقد سے مقدم یا موخر ہوگی وہ لازم نہ ہوگی۔ اگر ضمن عقد میں یہ شرط واقع ہو کہ مدت معینہ میں روزانہ یا ہر شب میں ایک مرتبہ یا دو مرتبہ مباشرت کی جائے گی تو اس شرط کو بجا لانا لازم ہوگا اور زوج و زوجہ اس سے تجاوز نہیں کر سکتے۔ زوج اگر تمتع حاصل نہ کرے اور زمانہ معہودہ گزر جائے تو اس پر لازم ہے کہ مہر ادا کر دے مترجم۔ اگر شرط پر عمل نہ کرے گا تو بلفوت شرط مشروط بھی فوت ہوگا۔ پس اگر دخول نہیں کیا تو نصف مہر ورنہ پورا مہر دینا ہوگا۔ کیونکہ زوجہ کی جانب سے خلل نہیں پڑا جس سے مہر میں کوئی خلل ہو۔ اگر بغیر کسی

نہ ہمارے متعہ کیا ہو اور اس سے بالکل متمتع نہیں ہو ۱۱۶ ایک مدت مقرر گذر گئی تو متمتعہ  
خفہ سے باہر ہو جائے گی، اور اسے پورا ۱۱۷ دینا پڑے گا ۱۱

محقق: رہے کہ اسباب تحریم میں عقد متعہ بھی نکاح ۱۱۸ کی طرح ہے مگر متعہ بلکہ احکام  
میں بھی مثل نکاح ۱۱۹ کے ساتھ یہ سوائے مخصوصیات کے بیٹے مدت ۱۲۰ و ذوق فوری ۱۲۱ ہر گرجہ  
فی الجملہ ہی کیوں ہو اور ایقاعات طلاق وغیرہ نمونے سے جدیداً مذکور ہو چکے یا تمام ان  
خصوصیات عدہ کے جو کہ آئندہ بیان ہو گئی ۱۲۲

شوہر اگر چاہے تو بلا ایجاز متمتعہ کے متمتعہ کی فرج کے باہر بھی فرج سے کر سکتا ہو اور جو  
اولاد کہ متعہ سے پیدا ہوئی ہے اگر چاہے تو اس سے بھی انکار کر سکتا ہے اور بغیر احان  
کے اس کا قول مان لیا جائیگا مگر ترجمہ بنی کو بیرون فرج خارج کرنے پر بھی زان متمتعہ  
اگر حاملہ ہو جاوے تو منی کے رحم میں پہنچ جانے کے احتمال پر اگرچہ وہ ذرہ برابر ہی  
کیوں نہ ہو اور معلوم و محسوس بھی نہ ہو سکتی ہو پھر بھی وہ لڑہ بغیر کسی کی گواہی کے زوج  
سے ملحق ہو گا جیسا کہ زوج اگر اس بچہ کے متعلق اپنی صلب سے جوئے کے لئے  
انکار کرے تو بغیر احان کے اس کا قول مان لیا جائیگا۔ ایک دوسرے پر لعنت  
و نفرین کیوں نہ ہو کہتے ہیں اور اصطلاح شرعیہ میں اسکی یہ تعریف ہے کہ شوہر و جبہ  
پر زنا کی تمت لگائے اور گواہ درمیان میں نہ ہوں۔ عورت اس جگہ کے کو قاضی  
کے سامنے پیش کرے اور قاضی یہ حکم دے کہ شوہر چار مرتبہ اس امر کی شہادت  
دے کہ وہ اس قول میں صادق ہے اور باہر پنجہ یہ کہ اگر عجوبہ کہتا ہے تو اس پر  
خدا کی لعنت ہو۔ اس پر خدا کی لعنت ہو اس کے بعد زوج بھی چار دفعہ شہادت دے کہ اس کا شوہر  
قول میں کا ذب ہے اور اس پر حق تعالیٰ کا غضب نازل ہو۔ اگر اس کا شوہر  
اس قول میں سچا ہو تو اس کے بعد ان کے درمیان میں قاضی تفریق کر دیگا اور مبین  
میں افتراق ہو جاوے گا۔ اس امر پر قرآن مجید ناظر ہے زیادہ تحریر کی ضرورت نہیں

اگر عقد متعہ کو توڑنا چاہے تو عتق و مکاتبت متعہ پر کر کے دسترخم میں سو جوہر لے یا عتق کرے  
 کے قبول کی شرط ہے۔ زوج اگر میراث کو قبول کرے تو میراث میں سے جو کچھ چاہے وہ میراث میں سے لے لے گا۔  
 عتق کے دو بیان ہیں یا ہم میراث نہیں ہے دسترخم عقد متعہ میں تو عتق و مکاتبت متعہ پر کر کے عتق کرے  
 عتق و مکاتبت متعہ پر کر کے عتق و مکاتبت متعہ پر کر کے عتق و مکاتبت متعہ پر کر کے عتق و مکاتبت متعہ پر کر کے  
 دونوں باطل ہیں۔ شیخ ابو جعفر فرماتے ہیں کہ شرط اور عقد و منوط میں اور عتق اور عتق و منوط میں  
 میراث لینے کے شیخ جلال الدین طبرانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عقد متعہ پر کر کے عتق و مکاتبت متعہ پر کر کے  
 دسترخم تفصیل یوں ہے کہ اگر عقد متعہ میں کسی جانب سے شرط میراث نہیں ہے تو میراث نہیں ہے اس دلیل سے  
 کہ ہر چیز میں اصل عدم ہے کیونکہ میراث حکم شرعی ہے اور ثبوت میراث بدوین مقدر ہونے کے شارع کے ممکن نہیں  
 اور عقد متعہ میں شارع کا میراث کو مقدر کرنا ثابت نہیں بلکہ اس کے برعکس ثابت ہے جیسا کہ امام  
 جعفر صادق و محمد بن مسلم میں ہے کہ عقد متعہ میں ہے کہ عتق و مکاتبت متعہ میراث سے لے سکتی ہے  
 اور نہ تو عتق و مکاتبت میراث سے لے سکتی ہے۔ اگر عقد متعہ میں میراث کی شرط ہوئی ہے خواہ دونوں نے یا ہم  
 شرط کی ہو خواہ کسی نے دونوں میں تو میراث موافق شرط کے ہوگی بلیغ عام ہونے اس بات کے  
 کہ موثقیں اپنی شرطوں پر ہیں اور بنا برقرار امام جعفر صادق نے محمد بن مسلم میں ذکر کیا  
 ہے کہ عتق و مکاتبت میراث کی شرط کریں تو وہ دونوں اپنی شرط پر ہیں اور بنا برقرار امام رضاع کے حسنہ بن علی میں  
 ہے کہ عتق و مکاتبت میراث کی شرط کر لیجائے تو ہوگی اور اگر شرط کر لیجائی تو نہ ہوگی۔ اس مسئلہ میں ادبی احوال میں ایک  
 کہ غلط فہمی محض جو ان کے میراث ہوگی چاہے شرط ہو یا نہ ہو تاکہ اگر میراث کے نہ ہونے کی شرط کر لیجائی تو نہ ہوگی  
 باطل ہوگی اور میراث ہوگی یہ قول ابن براء سے منقول ہے۔ وہ شرط ہے کہ عتق و مکاتبت میراث سے لے سکتی ہے خواہ شرط  
 ہو یا نہ ہو اور یہ قول ابوالفضل حلی اور ابن ادریس نے غلب علیہ علیہ اور ابن قزمان نے غلب علیہ علیہ اور ایک  
 امام اہل بیت کا ہے جیسے کہ میراث سے میراث میں ہوگی جبکہ عتق و مکاتبت میراث کی شرط کر لیجائی تو نہ ہوگی  
 شرط کر لیجائی تو نہ ہوگی جیسے غلب علیہ علیہ اور ابن ادریس نے غلب علیہ علیہ اور ایک امام اہل بیت کا ہے



در ترجمہ جدید کہ در بیان حقد و تراز و تراز حق کے جو خالی غلام ہوا تو اس میں متوجہ کسی شخص پر متوجہ نہیں کر سکتی اور جو کچھ ازل ابتدا و تزلزل یک یا ایک چکر چلے گا متوجہ نالغزمت ہو جائے گا سیطرہ حق کی یہی اس لفظ حق میں زلی متوجہ کی حقیقی ہیئت ہے متوجہ یا لغزمت نہیں کر سکتا ۱۱

[illegible]



کار و جہ آزادی ہو یا غلام ہو اور وہ حاملہ زنان اکابر و ہوا یا گریز و مقدر دائمی میں ہی جو یا مقدر متعین  
میں اسکا حد و قوت بعد ترین مدت حد و قوت پر اور وضع حمل پر تمام ہو گا مثلاً زنان حاملہ جنکو  
یا مسمومہ ہو یا حاملہ بھی ہو اور اسکا شمار ہر گز ہی تو اگر وضع حمل کو مدت عرصہ (چار ماہ دس روز)  
زیادہ ہو مثلاً بعد انتقال شوہر کے دوسرے ہی دن یا ایک مہینہ کے بعد وضع حمل ہو گیا تو عدد  
وفات دہری چار ماہ و محل تک بعد تمام ہو گا خلاصہ یہ کہ بعد انتقال شوہر اگر چار ماہ دس روز کے  
اندرون آزاد حاملہ کا وضع حمل ہو یا تو ایسی صورت کا عدد و قوت چار ماہ دس روز کی طرح ہو جائے گی  
یعنی مدت وضع حمل اندک مدت و قوت سے بھی چار ماہ دس روز زیادہ ہیں اور اگر چار ماہ دس روز  
مدت سے وضع حمل زیادہ ہو تو عدد و قوت وضع حمل پر تمام ہو گا خلاصہ یہ کہ اگر چار ماہ دس روز کے بعد یا ایک  
ایک گھنٹہ بعد بھی وضع حمل ہو گا تو وضع حمل ہی پر عدد و قوت ختم ہو گا کیونکہ ایسی حالت میں وضع  
حمل ہی دونوں مدتوں سے بعد تر رہتا۔ اگر زنان منکوحہ یا مسمومہ کا گریز اور حاملہ ہو تو وہ شوہر اسکا  
آباد ہو یا غلام ہو جب مر جائے تو اسکا عدد و قوت بھی دونوں مدتوں کے بعد تر زمانہ پر ختم ہو گا  
مثلاً بعد انتقال شوہر کے اگر دو ماہ یا پنج روز کے اندر وضع حمل ہو جائے نہر چند ایک ہی ماہ دو اور  
ایک ہی گھنٹہ کی کم پر وضع حمل ہو تو بھی دو ماہ یا پنج روز پر ختم ہو گا بعد حد و قوت ختم ہو گا اور اگر  
مثلاً زنان منکوحہ کا وضع حمل یا پنج مہینہ پر ہو تو وضع حمل ہی پر عدد و قوت ختم ہو گا اگر جب تک زنان  
اور ایک گھنٹہ کی بھی مدت عرصہ پر مدت وضع حمل زیادہ ہو تو مدت وضع حمل ہی عدد و قوت ہو گا

فانعم

زوجہ کی حقیقی ہیں سے زوجہ مذکور کے عدہ میں قبل گذر جائے عدہ مستحکم کرنا واجب ہے مگر حرم نکاح  
دائمی بھی کر سکتا ہے اگر چہ عدہ زنان مذکور تمام تنہا ہوا مثلاً حمیدہ اور سیدہ دونوں حقیقی نہیں  
ہیں۔ زندہ کے نکاح میں عدہ نہ تھی اور اسے زید نے طلاق دے دیا تو حمیدہ کے طلاق کا عدہ گذر نہ  
یا نکاح زید نہ کر سکتا تھا عدہ نکاح جہات سے نکاح ہو سکتا ہے مثلاً عدہ گذر نہ کیا تھا ضرورتاً نہیں  
اگر ایسی شخص کی عدہ گذر نہ ہو کہ عدہ مستحکم کرنا واجب ہے اور عدہ گذر نہ ہو کہ عدہ مستحکم کرنا واجب ہے







سمی وصی رسول خدا	مرسلط آسمان حد سے
وحید زماں مرجع خاص عام	علی حسن آن امام انام
موفق شدہ آبروئے کتاب	نم کر و تقریظ چوں آنجناب
حسن گشتہ بعد علی اثر	من بے بضاعت چو کردہ نظر
کہ در گلشن دہر ماند زمین	دوم نغمہ چوں عندلیب چمن
کہ نتواں دماں راست کروں نفس	وگر ز جہاں نیست الا قفس
کجا فرستے تا تماشا کند	چہاں کس دین گلستاں جا کند
کہ بہت از خطا ذات باری بری	مرا ہم ضرورت غدر آوری
خطا میرود در سخن گستری	بلے نیست انساں ز نیال بری
کے نیست معصوم در خاص عام	بغیر از خدا و نبی و امام
نشانے ز سید بود و السلام	ہمیں بس کہ در طبع ایں نیک نام

کتبہ بیدہ الوازرہ - وائلہ الدائرہ - جاپن واپن فان السید الرضی حسن بن علی  
 حسن عملہ وحق املہ لاحدی والعشرین یوم الخمیس من اولی الجمادین  
 ۱۳۸۰ھ من حجۃ سید الثعلبین علیہ السلام ملا الخفافین۔

مہر شریف

لا اله الا الله الملك العلوم  
 عبده  
 حسن بن علی بن امام

# کتاب حقائق الہوال ام جعفر صادق

امام جعفر صادق علیہ السلام کی مکمل مفصل اور شرح سوانحوی سے مستفاد عالیجناب مولوی ابوالخیر من صاحب قلم مولوی ہیں جو اس قدر عقیدل ہوئے کہ انیسویں دفعہ شاک ہوئے ہے۔ غنایت تقریباً چار سو صفحہ کا قدر مکتا سفید اسے قسم کا حقیقت ہے۔

# ترجمہ حقائق صادق علیہ الرحمہ

جانب قرآن مجید مولانا مولوی شیخ ابوالخیر صاحب بدایین پرنسپس دیوبند شیکار علیہ السلام نے تالیف فرمائی ہے۔ حضرت شیخ صدوق علیہ السلام کا تالیف طبعی بود میرزا محمد کیا ہے تمام مدارج عربی بود اور انگریزی و کلام عام روح ہوا گیا ہے ایک کلام عربی اور اردو کی مدد سے عربی حقیقت ہے۔

# حدیث کسا مستطوم

مولوی سید زوہر حسین صاحب المتخلص بہ نور مرزا مولوی نے حدیث کسا کو تمام و کمال نظم کر دیا ہے اور مصائب اسیری اہلبیت کا جوڑ لگا کر اس سہ میں کو نظم کیا ہے دیکھتے اور نہ پہنچنے کے قابل قیمت صرف ۸

# صحیفہ نور

حضرت تاجی سید نور اللہ شہر شری علیہ الرحمہ القلب پر شہید ثالث کی مکمل و شرح سوانحوی ہے قیمت صرف ۸

# اوراد القرآن

وسعت رزق ابطال بحر قضا کے حاجات شری کے متعلق قرآن شریف کی آیات کے ذریعہ سے تیر بہدب طریقہ اعمال و معتقد مولوی السید محمد دارون صاحب تکریم و جم قیمت صرف ۸

# مختصر طبع اثنا عشری ملی









